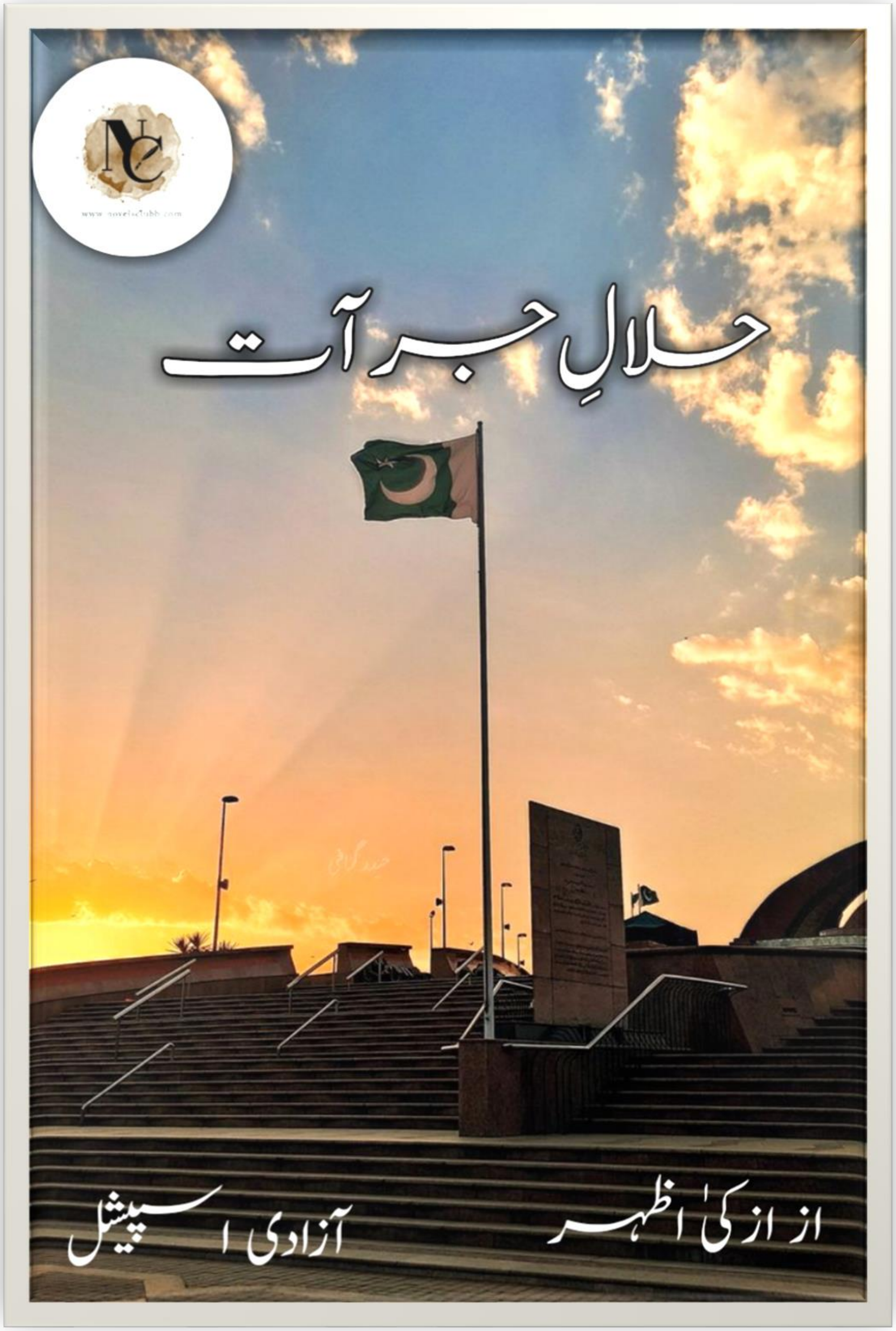
حلالِ جرآت
از ازکیٰ اظہر
آزادی اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

حلالِ جرآت

از

ازکی اظہر

www.novelsclubb.com

وہ جہاں سے گزر رہا تھا اس کی عمر کے بچے اس کو دیکھ کر غدار کہہ رہے تھے۔

اور وہ ان کی باتوں کو نظر انداز کرتا خاموشی سے گزر رہا تھا۔

اس کے چہرے پر دیکھی جانی والی بے بسی سب کچھ عیاں کر رہی تھی۔ وہ کہتے ہیں نا جو الفاظ کی تپش برداشت کرتا ہے وہی جانتا ہے اس پر کیا بیت رہی تھی۔

وہ چھوٹا سا بچہ بھاگتا ہوا آکر اپنی ماں کے آغوش میں چھپ گیا اور رونے لگا۔

"ماں ہر کوئی ایسے کیوں کہتا ہے ہمیں؟"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی ماں سے پوچھ رہا تھا۔

اور اب اس بچے کی سسکیاں پورے آنگن میں گونج رہی تھیں۔

اس کی ماں خاموشی سے بغیر کچھ کہے اس بچے کے بھورے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

وہ اس معصوم بچے کے سوال کا جواب دینے کی سکت نہیں رکھتی تھی۔"میرا پیارا بچہ۔میری طرف دیکھو!"وہ اس کا سر اپنی گود سے اٹھا کر کہنے لگی۔

اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اس کے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"ضروری نہیں کہ اگر تمھارے والد نے کوئی غلطی کی ہے تو تم بھی کرو گے۔تم کبھی ایک غدار نہیں ہو سکتے حالات لوگوں کو ایسا بناتے ہیں اور جو حالات سے ہار کر برے کام کی طرف چلا جاتا ہے۔وہ سب سے زیادہ کمزور انسان ہوتا ہے۔لیکن تم ایسے نہیں بننا۔

www.novelsclubb.com

بیٹا اس دنیا کو کسی کے سچ اور جھوٹ سے کوئی سروکار نہیں اور نا ہی یہ تمھارے کہنے سے تم پر یقین کرنے لگے گی۔اس لیے اپنے الفاظ ان پر ضائع نا کرنا بلکہ تم ایسا کام

کرنا جس سے یہ دنیا کبھی تمھیں غدار کا بیٹا نا کہے بلکہ ملک کے وفادار کے نام سے جانے۔اور اس کے لیے تمھیں محنت کرنی ہو گی"۔

اس ماں نے پیار سے اپنے بچے کو کہا۔

وہ خود بھی اندر بہت کچھ ضبط کر گئی تھی۔ لیکن وہ کہتے ہیں نا اس دنیا میں سب سے زیادہ حوصلہ ایک ماں کا ہوتا ہے۔وہ خود کو اپنے بچے کے سامنے کمزور نہیں دکھا سکتی تھی۔

وقت ایسے ہی گزر رہا تھا۔ہواؤں کے ساتھ موسم بدل رہے تھے۔

اور وہ بچہ اب ایک نوجوان بن چکا تھا۔جو اب اس دنیا اور اپنے دیش کے دشمنوں کے سامنے ایک چٹان کی مانند کھڑا تھا۔

وہ چلتا ہوا اپنے کیبن کی طرف جا رہا تھا۔لیکن کسی کی آواز سن کر رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"احمد تم چاہے جتنی ترقی کر لو لیکن رہو گے ایک غدار ہی۔"

اس کے کانوں میں کسی آفیسر کی آواز گونجی لیکن وہ ان سنی کرتا آگے بڑھ گیا۔

وہ اپنے کام سے لوگوں کو جواب دینا چاہتا تھا۔

"مے آئی کم ان سر۔"

میجر احمد آپ کو ایک مشن پر جانا ہے"

"جی سر میں اس مشن کو پوری ایمانداری اور اپنی بہادری کے ساتھ پورا کروں گا

آپ فکر نا کریں۔"احمد نے ایک عزم سے کہا۔

"مجھے آپ سے یہی امید ہے میجر احمد۔"

www.novelsclubb.com

اور میجر صاحب نے احمد کو مشن کے بارے میں ساری انفارمیشن دے دی۔اور

اس کو مشن کی کامیابی کے لیے دعا دیتے ہوئے وہاں سے جانے کی اجازت دی۔

وہ ان کا شکریہ ادا کرتا باہر آگیا۔

یہ اس کی زندگی کا پہلا مشن تھا اور اس نے ہر حال میں اس کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنا تھا۔

وہ اپنی پوری ایمانداری اور محنت کے ساتھ اس مشن کی تیاری میں لگ گیا۔

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ ایک طوفان اس کا انتظار کر رہا ہے۔

اور وہ دن بھی آگیا جب اس کو اپنی ٹیم کے ساتھ مشن پر جانا تھا۔

لیکن اس سے پہلے ہی اس کے لوگ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالتے اس کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر لے جانے لگے۔ غدار کہہ کر۔

یہ لفظ سن کر جیسے اس کے کان بند ہو گئے تھے۔ وہ اب اور کچھ سن نہیں پا رہا تھا۔

وہی الفاظ جو وہ بچپن سے سنتا آرہا تھا ایک بار اس کے کانوں میں کسی دردناک چیخ کی مانند پھر گونج اٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کو پوچھ گچھ کے لیے ٹارچر سیل میں لے جایا گیا۔ جہاں پر کچھ آفیسر زاور ساتھ میں اس کا وہی آفیسر دوست تھا۔ شمشیر جس پر وہ آنکھ بند کر کے یقین کرتا تھا اس کو پورا یقین تھا ان لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور اس کا دوست اس پر ضرور یقین کرے گا۔ لیکن اس کا وہی دوست آج خاموش کھڑا تھا۔

اس کو جیل میں لے جانے سے پہلے اس کو اس یونیفارم سے دستبردار کیا جا رہا تھا۔ وہ اپنی سلگتی ہوئی آنکھوں سے میجر شمشیر کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے یونیفارم سے اب بیجز نکالے جا رہے تھے۔

اس کو محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی روح کھینچ کر اس کے بدن سے جدا کی جا رہی ہے۔ اور اس کے بعد وہ مرے گا بھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

اندھیرے کمرے میں اس شخص کو لٹایا ہوا تھا منہ کے بل اور اس کی حالت ایسی تھی کے کسی کو بھی اس پر رحم آجائے پورا چہرا سوج چکا تھا۔ اور چہرے پر جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ پورے بدن پر زخم عیاں تھے۔

وہ پورا خون میں نہا چکا تھا۔اتنے ٹارچر اور تکلیف کے بعد ابھی تک وہ لوگ اس سے پوچھ رہے تھے۔ کہ اس نے کون کونسی معلومات اپنے دشمنوں کو دی ہیں۔ لیکن اس کی زبان پر اتنے ہی الفاظ تھے۔

"میں اپنے ملک کے ساتھ غداری نہیں کر سکتا میں ایک غدار نہیں ہوں۔ میں اپنے ارضِ پاک کے لیے اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہوں۔"

میجر علی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے۔

"تمھیں کیا لگا تم اپنے ملک کے ساتھ غداری کر کے بچ جاؤ گے؟ اچھے سے بتادو تم نے کون کون سی معلومات دشمن ملک کو دی ہیں۔ابھی بتادو ورنہ اس کا انجام اس سے بھی برا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

دشمن ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔وہی لوگ جن کے ساتھ مل کر تم غدار بن گئے ہو۔

یہ تمھارا اپنا ملک ہے۔ یہاں پر وہ لوگ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بم سے اڑا دیں گے کیا تم یہ سب دیکھ پاؤ گے ؟ کیا اپنے ملک کو برباد ہوتا دیکھ سکو گے۔اس لیے بتا دو تم نے کونسی معلومات ان تک پہنچائی ہیں ؟"

اب وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ لیکن احمد تو کسی ہوش میں ہی نہیں تھا۔وہ نہیں جانتا تھا یہ آفیسر کس چیز کی بات کر رہے ہیں۔

اتنا کہنے پر بھی میجر احمد کی خاموشی کو دیکھ کر میجر علی وہاں سے چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی احمد کو ہوش آیا اور وہ سیدھا ہوتا ہوا کمرے کا جائزہ لینے لگا۔تو اس کو ایک سائڈ سے کھڑکی نظر آئی اس کے لیے امید کی کرن۔ بہت کوششوں کے بعد وہ اس کھڑکی تک پہنچ گیا۔درد کی ٹیسیں پورے بدن میں اٹھ رہی تھیں۔ لیکن اس کو پرواہ نہیں تھی اس کو اس وقت کسی بھی طرح سے یہاں سے باہر نکلنا تھا۔

وہ جیسے ہی ٹارچر سیل سے باہر نکلا اس نے میجر علی کو کہیں جاتے ہوئے دیکھا اور اس کے دماغ میں وہ الفاظ گونجنے لگے جو کچھ دیر پہلے میجر نے اس سے کہے تھے۔یہی وہ

خفیہ جانکاری تھی اور اسی مشن پر تو اس کو جانا تھا لیکن اس کا علم اس کے علاوہ میجر صاحب نے کسی کو نہیں دیا تھا۔ تو میجر علی کیسے جانتے تھے۔ انڈین کیا ترکیب پلان کر رہے ہیں۔ وہ سوچتا ہوا ان کے پیچھے ہو لیا۔

"میجر علی وہاں پر کچھ دہشت گردوں کے ساتھ مل کر آیا تھا۔

یہ بم پورے پاکستان میں لگانے ہیں" یہ ساری ترکیب وہ دوسرے دہشت گردوں کو بتا رہا تھا۔

لیکن جیسے ہی وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر پیچھے پلٹا کوئی زوردار چیز اس کے سر پر لگی۔ اور میجر علی کو سب گھومتا ہوا نظر آنے لگا۔

لیکن وہ اپنے آپ کو سنبھالتا ہوا میجر احمد کے ساتھ لڑنے لگا۔

میجر علی نے وائرلیس کھولا ہی تھا کے وہ میجر احمد کے بھاگنے کی خبر دے سکے لیکن اس سے پہلے وہاں ہر طرف ان کو آرمی کے آفیسرز آتے ہوئے نظر آئے۔

کچھ وقت پہلے۔

جب میجر احمد ٹارچر سیل سے باہر آئے انہوں نے میجر شمشیر کو کال لگائی۔اور میجر علی کے بارے میں بتایا۔

"اگر تم نے مجھے کبھی اپنا دوست مانا ہے اور اگر تمھیں ایسا لگتا ہے کہ تمھارا دوست کبھی اپنے ملک کے ساتھ غداری نہیں کر سکتا تو ایک بار مجھ پر یقین کر لو۔"میجر احمد نے میجر شمشیر کو کہا۔

www.novelsclubb.com

اور میجر شمشیر نے اپنے دوست پر ایک وقت کے لیے یقین کر لیا۔۔آپ فکر نا کریں میں آرمی آفیسر ز کو لے کر وہاں پہنچتا ہوں آپ ان کے پیچھے جائیں۔

آپ بھول گئے چھ اگست ۱۹۵۷ کو بھارت نے اپنے ناکام عزائم کو پاکستان میں پورا کرنا چاہا تھا۔تو ہم نے ان کا کیا حشر کیا تھا۔آپ کیسے یہ سوچ سکتے ہیں کے ہم آپ کے ناپاک ارادوں کو کامیاب ہونے دیں گے ؟

میجر احمد کہہ رہے تھے۔

پتہ ہے پاکستان کی عوام ہر رات چین کی نیند کیوں سو رہی ہوتی ہے ان کو پتہ ہوتا ہے ان کی آرمی ان کی حفاظت کے لیے کھڑی ہے وہ ان پر کوئی آنچ بھی نہیں آنے دے گی۔

تمھیں کیوں لگا کہ تم اتنا سب کروگے اور ہمیں کچھ بھی نہیں معلوم ہوگا"۔میجر شمشیر نے یہ کہتے ہوئے میجر علی کو گرفتار کرنے کا کہا۔وہ آفیسرز میجر علی کو زمین سے اٹھاتے ہوئے ہتھکڑیاں لگا کر لے جانے لگے۔

میجر احمد بھی وہی زمین پر گر گئے۔میجر شمشیر نے انھیں اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

میں نے آج اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے۔میں نے اپنے وطن کے غداروں کو ڈھونڈ لیا۔میں نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا کہ اپنے ملک کے لیے اپنی خون کے آخری قطرے تک بھی لڑنا پڑے تو لڑوں گا۔اور ہمیشہ اس کی حفاظت کروں گا۔میں نے وہ وعدہ پورا کر دیا۔"

میجر احمد کہہ رہے تھے۔

"اٹھیں میجر احمد آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔آپ نے اپنی پوری ایمانداری کے ساتھ یہ لڑائی لڑی ہے۔"

میجر شمشیر کہتے ہوئے میجر احمد کو اٹھانے لگے۔

اگر آج آپ یہاں نہیں آتے تو وہ غدار کبھی پکڑے نہیں جاتے۔

ہماری قوم میں آپ جیسے بہادر بیٹے ابھی زندہ ہیں اسی لیے ہمارے ملک پر کوئی نظر اٹھا کر بھی دیکھے تو ہم اس کا حشر کرنے کے لیے تیار

www.novelsclubb.com

ہیں"۔ میجر احمد نے پھر کچھ کہنے کی جرات کی۔

میں نے اپنے خون کے آخری قطرے تک لڑائی کی اور دشمن کو ان کے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔

پاکستان زندہ باد تھا پاکستان زندہ باد ہے اور پاکستان زندہ باد رہے گا۔

یہ وہ آخری الفاظ تھے جو میجر احمد کے زبان سے ادا ہوئے تھے۔

میجر شمشیر نے ان کی آنکھیں بند کر دیں۔

ایک جوان اپنے ملک کے لیے شہید ہو گیا تھا۔

اب وہ میجر احمد کو لے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

آج کے اس پروگرام میں ہم اپنے ملک کے ان نوجوانوں کا ذکر کریں گے جنھوں نے اپنے ملک کی بقا کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں آج کا یہ پروگرام ان ہی شہیدوں کے نام ہے۔

میجر احمد نے اپنی جان قربان کر کے پاکستان کی حفاظت کی ہے۔آج ہم انھیں یہ نشان حیدر دے کران کی قربانی کو یاد کریں گے"۔

آفیسر نے میجر احمد کی والدہ کو اسٹیج پر بلایا وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے نشان حیدر لینے وہاں آ گئیں۔

وہ مائک ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہنے لگیں۔

اسلام علیکم ! میں بس یہی کہنا چاہوں گی کہ ضروری نہیں غدار کا بیٹا غدار ہی بنے یہ ان کی ماؤں کی پرورش ہوتی ہے۔اور مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کی پرورش اچھے سے کی ہے۔

بے شک میرے شوہر ایک غدار تھے لیکن میرے بیٹے نے اپنی جان کو قربان کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ہر انسان اچھا یا برا اپنے پیدائش سے نہیں ہوتا وہ خود اس دنیا میں آکر اپنا راستہ چنتا ہے۔اور میرے بیٹے نے اپنے والد کے راستے کا انتخاب نہیں کیا۔

میں بس یہی دعا کرتی ہوں کہ کسی بھی بچے کو اس کے والدین کے کیے کی سزا نا ملے

مجھے آج بھی یاد ہے جب احمد روتا ہوا میرے پاس آتا تھا۔

آپ میں سے کوئی بھی کسی معصوم کو اس کے والدین کے کاموں کی سزا نا دینا۔

شکریہ

وہ اسٹیج سے نیچے اترنے لگیں۔

میجر احمد کی ماں چلتے ہوئے اس کی تصویر کے پاس آئیں۔اُس کی تصویر کو نم آنکھوں سے چوما اور نشانِ حیدر برابر میں رکھا۔اُنہیں اُس کی تصویر کو دیکھ کر اُس پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔

"تم نے کہا تھا احمد کہ تم اس عرضِ پاک کے لئے خون کے آخری قطرے تک لڑو گے اور تم لڑے۔تم نے کہا تھا کہ تم یہ ثابت کرو گے کہ تم غدار نہیں ہو۔تم نے کہا

تھا تم اس وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان سے بھی گزر جاؤ گے۔ تم نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تم نے ثابت کر دیا کہ ہر غدار کا بیٹا غدار نہیں ہوتا۔" یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں نمی تھی۔

"مجھے تم پر فخر ہے بیٹا! مجھے فخر ہے کہ میں ایک شہید کی ماں ہوں۔"

ختم شدہ

اس مختصر سی تحریر کا بس یہی مقصد بتانا ہے کہ جیسے پانچوں انگلیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں اسی طرح ماں باپ کا ہر بچہ ایک ہی ماں باپ کی پیدائش ہونے کے باوجود الگ الگ ہوتا ہے اسی طرح ضروری نہیں کہ کوئی والد غلط کام کرے تو بچہ بھی ویسا ہی بنے گا۔

ہر کوئی اپنی سوچ کے متعلق ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسی لیے ہمیں کبھی بھی کسی کو بھی اس کے والدین یا بہن بھائی کی طرف سے جج نہیں کرنا چاہئے وہ اچھا ہو یا برا۔ ہر کوئی مختلف ہوتا ہے۔

نہ جانے تمھارے الفاظ اس بچے کے اندر کو نسا زہر گھول رہے ہیں۔

ضروری نہیں ہر کوئی میجر احمد کی طرح اچھا ہی بنے کچھ لوگ صرف لوگوں کی باتوں کو سن کر بھی اچھے ہونے کے باوجود غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com